❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

ذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ وَثَمْرَۃُ فُؤَادِیْ فِیْ ذِکْرِہٖ (حضرت محمدؐ)

ذکر الٰہی میرا مونس اور میرے دل کا پھل ہے

(تقریر نمبر 5)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۖ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ۔ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا

(الطلاق:11-12)

اللہ کا تقویٰ اختیار کرواے عقل والو جو ایمان لائے ہو! اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے۔ ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اُسے (ایسی) جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اُس کے لئے (جو نیک اعمال بجالاتا ہے) اللہ نے یقیناً بہت اچھا رزق بنایا ہے۔

ذکر خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا
سینہ میں جوشِ غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تیری وفا ہو

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے توسط سے اپنی جو 20 خوبیاں اور اوصاف بیان فرمائے ہیں اُن کو ترتیب سے بیان کیا جا رہا ہے۔ آج ان اوصاف میں سے پانچویں صفت بالفاظ "ذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ" اور اٹھارویں صفت بالفاظ "ثَمْرَۃُ فُؤَادِیْ فِیْ ذِکْرِہٖ" پر روشنی ڈالنی ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ذکرِ الٰہی میرا انتہائی میں دوست ہے اور ذکرِ الٰہی میرے دل کا پھل ہے۔ آئیں! پہلے اس عنوان میں آنے والے الفاظ کے لغوی و اصطلاحی معنوں کو جانتے ہیں۔ لفظِ انیس، اُنس سے نکلا ہے جس کے معنی محبت، پیار اور میل جول کے ہیں۔ انیس، اُنس کی صفت ہے جس کے معنی اُنس رکھنے والا، محبت کرنے والا اور دوست کے ہیں۔ اس کی ایک صفت مُونس ہے۔ جس کے معنوں میں آرام دینے والا، خلوت کا ساتھی شامل ہے۔ اور ثمرہ، لذیذ و شیریں پھل اور میوے کو بھولتے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی میرے دل کا پھل ہے جس کے استعمال سے میری مادی اور روحانی صحت برقرار رہتی ہے اور میری روح طراوت پاتی ہے۔

سامعین! تقریر میں آگے بڑھنے سے قبل اُس حدیث کو جاننا ضروری ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کی سیرت کے حوالہ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

اَلْمَعْرِفَۃُ رَاْسُ مَالِیْ وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ، وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ، وَالشَّوْقُ مَرْکَبِیْ، وَذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ، وَالثِّقَۃُ کَنْزِیْ، وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ، وَالْعِلْمُ سَلَاحِیْ، وَالصَّبْرُ رِدَائِیْ، وَالرِّضَاءُ غَنِیْمَتِیْ وَالْعِجْزُ فَخْرِیْ، وَالزُّھْدُ حِرْفَتِیْ، وَالْیَقِیْنُ قُوَّتِیْ، وَالصِّدْقُ شَفِیْعَتِیْ، وَالطَّاعَۃُ حَسَبِیْ، وَالْجِھَادُ خُلُقِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَثَمْرَۃُ فُؤَادِیْ فِیْ ذِکْرِہٖ وَغَمِّیْ لِاَجْلِ اُمَّتِیْ وَشَوْقِیْ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ

(الشِّفاء لقاضی عیاض بن موسیٰ صفحہ 81)

کہ معرفت میرا سرمایہ ہے اور عقل میرے دین کی بنیاد ہے اور محبت میری اساس ہے اور شوق میری سواری ہے اور ذکرِ الٰہی میرا مونس ہے اور وثوق میرا خزانہ ہے اور غم میرا رفیق اور علم میرا ہتھیار ہے، صبر میری چادر ہے، رضا میری غنیمت اور عاجزی میرا فخر ہے اور زُہد میرا پیشہ اور یقین میری قوت اور صدق میرا شفیع اور اطاعت میرا حسب، جہاد میرا اخلق اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے، ذکرِ الٰہی میرے دل کا پھل ہے اور میرا غم میری امت کے لئے ہے اور میرا شوق اپنے رب عزّوجلّ کی طرف ہے۔

گویا آج مجھے اِن بیس اوصاف میں سے دو اوصاف پر یکجائی طور پر روشنی ڈالنی ہے اور دونوں کا خلاصہ وہ ذکرِ الٰہی ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت دردِ دل سے کیا کرتے تھے۔

سامعین! ہر انسان اپنی غمی، خوشی اور اداسی کے لیے اپنے دوست بناتا ہے۔ جن کے ساتھ وہ وقت گزارتا اور دونوں ایک دوسرے کی غمی خوشی میں ساتھ دیتے ہیں۔ کسی نے کتاب کو دوست بنایا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں تنہائی میں بہترین ساتھی کتاب ہے۔ بعض لوگوں کی مختلف مشاغل ہوتے ہیں جو اُن کے لیے ساتھی اور دوست کا کام کرتے ہیں۔ آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ذکر کو اپنا دوست قرار دیا ہے اور دوست بھی وہ جو مونس ہے، ہمدرد ہے، اُنس اور پیار کرنے والا ہے اور غمی اور اداسی میں بھی دلاسے دینے والا ہے۔ اِسی پر بس نہیں بلکہ ذکرِ الٰہی حضورؐ کے مبارک دل کا شیریں پھل ہے جس سے حضورؐ نہ صرف خود مستفیض ہوئے بلکہ آپؐ کے مبارک دَور صحابہؓ مستفید ہوئے اور آج آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ کے توسط سے ہم اِس پھل سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آئیں! دیکھتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی میں کیا کچھ آتا ہے۔ سبحان اللہ، الحمد للہ کہنا، خدا کا ہر وقت شکر گزار بندہ بنے رہنا، اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء کا ورد کرنا اور اُن کو اپنے اندر اپنانے کی کوشش کرنا، اللہ کی عبادات بجالانا، نماز وقت پر ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو بھی ذکر قرار دیا ہے۔ اس کو پڑھنا، اس کی تلاوت کرنا، اس پر غور کرنا سب ذکرِ الٰہی میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن میں ذکر قرار دیا گیا ہے جس کی تلاوت خاکسار نے تقریر کے آغاز پر کی ہے اِس لئے آپؐ پر درود پڑھنا بھی ذکر میں شامل ہے۔ آپؐ کی شب و روز اللہ سے دعائیں بھی ذکرِ الٰہی کے زُمرے میں آتی ہیں۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ الٰہی کو کئی اور رنگ میں بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔ ذکرِ الٰہی آپؐ کی غذا تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی جسم میں خون کی طرح دوڑ کر جسم و جان کو تقویت عطا کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی اور آخری محبت اللہ سے تھی۔ جس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عین جوانی کے عالَم میں غارِ حرا جاتے۔ اُس وقت تو کوئی معین طور پر اسلام کی عبادات مقرر نہ ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ذکرِ الٰہی ہی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت صوفیانہ قول ''دست در کار و دل بایار'' کی تصدیق کرتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں سے کام کر رہے ہوتے اور دل ذکرِ الٰہی کر رہا ہوتا۔ حتّٰی کہ سونے کے وقت جب کہ ایک قسم کی موت انسان پر وارد ہو جاتی ہے اُس حالت کے متعلق بھی آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں مگر دل ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے کیونکہ آپؐ کو الٰہی حکم تھا کہ آپؐ اللہ کی عبادت کریں اور شکر ادا کرنے والے بندوں میں شامل ہو جائیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ (الزمر:67)

یعنی اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کروٹ لیتے بھی ذکرِ الٰہی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادِ الٰہی کی معراج آپؐ کی نماز تھی جو آپؐ کی آنکھوں اور دل کی ٹھنڈک تھی۔ آپؐ جونہی نماز کی نیت کرتے تو دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر شکرِ الٰہی اور یادِ الٰہی میں محو ہو جاتے۔ سورۃ فاتحہ اور نماز کے دیگر الفاظ کو بار بار دہراتے۔ لمبی لمبی سورتیں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ تلاوت فرماتے۔ لمبے لمبے رکوع اور سجود کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہوتے جونہی اذان ہوتی اٹھ کھڑے ہوتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اُس وقت ہمیں پہچانتے نہ تھے۔ ذکرِ الٰہی بھی خدا ہی کی طاقت سے نصیب ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ لَكَ ذَاكِرًا لَكَ شَاكِرًا

(ابو داؤد)

کہ اے میرے رب! مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور شکر کرنے والا بندہ بنا۔

اور ذکرِ الٰہی، یادِ الٰہی اور شکرِ الٰہی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بھی ہمارے لیے لائحہ عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

(ابو داؤد کتاب الوتر)

کہ اے اللہ! مجھے اپنا ذکر، اپنے شکر اور خوبصورت پیاری مقبول نماز کی توفیق دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادات میں جو مشقت برداشت کرتے اُس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے ایک دن عرض کی کہ آپؐ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں۔ خدا نے آپؐ سے مغفرت اور پردہ پوشی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا

اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا

کہ کیا مَیں خدا کا اس کی اِس عنایت پر اُس کا شکر بھی ادا نہ کروں۔

(بخاری کتاب التفسیر)

سامعین! کیا ہی اعلیٰ ذات تھی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی خدا تعالی کا شکر کرنا نہ بھولتے تھے۔ حتّٰی کہ قضائے حاجت سے فارغ ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کا شکر بجالاتے کہ تمام تعریفیں اُس خدا کی ہیں جس نے مضر چیز کو مجھ سے دور کر کے مجھے تندرستی عطا کی۔

(ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو شکرِ الٰہی کرتے، نیا پھل کھاتے شکرِ الٰہی بجالاتے۔ موسم گرمایا سردی آتی تو شکر کرتے۔ بارش ہوتی تو شکر ادا کرتے۔ دعا قبول ہوتی تو آستانہ الٰہی پر مزید جھک جاتے۔ حتّٰی کہ اونٹ پر سفر کرتے ہوئے اُس کے پالان تک جھکے سجدہ شکر بجالاتے نظر آئے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ایک طویل سجدہ کیا۔ اتنا لمبا سجدہ کہ صحابہ سمجھنے لگے کہ شاید آپؐ کی روح قبض ہوگئی ہے۔ سجدہ کی بجا آوری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے پوچھنے پر فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ خوشی کا پیغام لے کر آئے تھے کہ جو آپؐ پر درود بھیجے گا اس پر مَیں اپنی رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے گا اس پر مَیں سلامتی بھیجوں گا۔ اس پر مَیں اللہ کے حضور سجدہ شکر بجالایا ہوں۔

(مسند احمد جلد اول صفحہ 191)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکرِ الٰہی کا ایک الگ ہی خوبصورت انداز تھا۔ آپؐ خدا کے بندوں کی طرف سے کوئی عمدہ بات پاتے تو اس کو جزاک اللہ خیرا کہتے کہ یہ نعمت دینے کے لیے اللہ تعالی نے فلاں بندے کو بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فقرہ بہت ہی مشہور و معروف ہے کہ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ کہ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اُس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔ جن جن عزیزوں، رشتہ داروں اور صحابہ کی طرف سے خیر و بھلائی پہنچتی اُن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ بھلایا اور اللہ کا شکر بجالاتے رہے۔

سامعین! یہ مضمون بہت وسیع ہے اور وقت مجھے اجازت نہیں دے رہا۔ قرآن سے بطور ذکرِ الٰہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذکر کر کے مَیں اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہایت سوز و گداز اور عشق و محبت میں ڈوب کر تلاوت قرآن کریم فرمایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی خوش الحان تھے اور خوش الحانی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھتے اور اُن صحابہ سے بھی سنا کرتے تھے جو اچھی آواز کے حامل تھے قرآن خود پڑھتے یا کسی سے سنتے آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بندھ جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے مضامین میں ڈوب کر تلاوت فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن سنا اور وہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ (النساء:42) پر پہنچے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال تھا جب آپؐ کو اُمّت کے لیے گواہ کہا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضبط نہ کر سکے آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی اور ہاتھ کے اشارے سے فرمایا بس کرو!

(بخاری کتاب الفضائل القرآن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکرِ الٰہی کی اصل غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اصل غرض ذکرِ الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا۔ مگر وہ ایک آن بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی

نسبت فرمایا ہے۔ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:38) جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو تا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے۔ یہی مفہوم اور غرض اسلام کی ہے کہ وہ آستانہ اُلوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 15)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذکرِ الٰہی کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر فعل اور ہر عمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والا ہر قدم ایسا ہو جس سے اللہ تعالیٰ دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں اپنے پیار کی چادر میں لپیٹ لے۔"

(خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 768)

نیز فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ ان شاء اللہ"

(خطباتِ مسرور جلد 6 صفحہ 64)

پھر فرمایا:

"پس ہمارا... کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔"

(خطبہ جمعہ 25 جنوری 2013ء)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(مسز عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)